حوالہ نمبر: 16418/43	فتویٰ نمبر: 77063/61	سائل: محمود صاحب	مجیب: عبداللہ ولی
مفتی: مفتی محمد	مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی: سید عابد شاہ	
کتاب: میراث کے مسائل	باب: میراث کے متفرق مسائل کا بیان		تاریخ: 06-06-2022

اپنے اور لے پالک کے حج کے لیے کمپنی کو دی گئی رقم ترکہ میں شامل ہو گی یا نہیں؟

میری ساس نجم اقبال صاحبہ ہر سال اپنے لے پالک بیٹے کو لے کر حج پر جاتی تھی۔ ہماری چونکہ اپنی حج کمپنی ہے، اس لیے وہ ہر سال ہمارے ساتھ جاتی تھی، اور ہر سال جب کمپنی ایڈوانس مانگتی وہ ایڈوانس رقم دیتی تھی۔ ساس اور اس کے لے پالک دونوں کی طرف سے حج ڈاکومینٹیشن ہمیشہ میں ہی مکمل کرتا تھا۔

ڈھائی سال پہلے انہوں نے مجھے بارہ لاکھ روپے دیئے کہ یہ حج کمپنی کے پاس ایڈوانس جمع کرادیں؛ چھ لاکھ ان کے لیے، اور چھ لاکھ لے پالک کے لیے، ڈاکومینٹیشن بھی ہوگئی تھی، جب انہوں نے یہ رقم دی تھی تو حج قریب آچکا تھا تو اس میں کافی رقمیں آگے ٹرانسفر ہوگئی تھیں، یعنی بسوں کے لیے، یا بلڈنگ کے لیے، یا ایئر لائن کے لیے ایڈوانسز دیئے جاچکے تھے۔ لیکن پھر کورونا کی وجہ سے دو سال حج نہ ہو سکا، اور یہ رقم کمپنی کے پاس ہی پڑی رہی کہ اگلے سال حج پر جائیں گے، اگلے سال بھی حج نہ ہو سکا تو اس سے اگلے سال۔ یہ رقم کمپنی کے پاس ان دونوں نجم اقبال اور عمر فاروق (لے پالک) کے نام سے پڑی رہی، اور ان دونوں کے نام میں لکھی ہوئی ہے کہ یہ ان کے حج کا ایڈوانس آیا ہوا ہے، اتنی رقم آگئی ہے اور اتنی باقی ہے۔

اب نجم اقبال صاحبہ کا 22 مارچ کو انتقال ہو گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس رقم کا کیا حکم ہے؟

الجواب باسم ملہم الصواب

صورتِ مسئولہ میں جب حج پر جانے سے پہلے ہی نجم اقبال صاحبہ کا انتقال ہوا تو مرحومہ کے حج کے چھ لاکھ روپے ان کی میراث بن گئی، جو مرحومہ کے ورثا میں ان کے شرعی حصوں کے مطابق تقسیم ہوگی۔ واضح رہے کہ لے پالک شرعاً صرف لے پالک ہونے کی وجہ سے وارث شمار نہیں ہوتا۔

جہاں تک لے پالک کے نام سے جمع شدہ چھ لاکھ روپے کا تعلق ہے تو جب کمپنی کے پاس یہ چھ لاکھ روپے لے پالک ہی کے نام سے جمع ہوئے تھے، اور کمپنی نے اس میں سے کافی رقم لے پالک کے لیے حج

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

کی خدمات حاصل کرنے کے واسطے آگے مختلف کمپنیوں کو دی تھی تو اب یہ رقم لے پالک کی ملکیت سمجھی جائے گی، کیونکہ حج پر جانے کا عقد لے پالک کا تھا تو اس کی اجرت بھی لے پالک پر واجب تھی جو اس کی طرف سے والدہ نے ادا کی، اس ایڈوانس رقم کی حیثیت اجرتِ معجلہ (پیشگی دی گئی اجرت) کی تھی، گویا مرحومہ نے یہ رقم لے پالک کو ہبہ کی جس پر آپ نے لے پالک کے وکیل (آپ کا لے پالک کے حق میں وکیل ہونے کی دلیل ہر سال اس کی ساری ڈاکومینٹیشن وغیرہ کرنا ہے) کی حیثیت سے قبضہ کیا، اور ہبہ تام یعنی مکمل ہوگیا، پھر آپ نے وہ رقم لے پالک کی طرف سے کمپنی کو دیئے، اور کمپنی نے اس کے لیے حج کی خدمات حاصل کرنے کے واسطے آگے دیئے۔ چونکہ یہ سارے معاملات لے پالک کے لیے ہورہے تھے، جو اس بات کا قرینہ ہے کہ یہ رقم والدہ کی طرف سے لے پالک کو ہبہ کی گئی تھی جس پر موہوب لہ کے وکیل نے مرحومہ کی زندگی ہی میں قبضہ کرلیا تھا؛ اس لیے اب یہ چھ لاکھ روپے مرحومہ کے ترکہ میں شامل نہیں ہوں گے، بلکہ لے پالک کو ملیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

الدر المختار (5/688-687):

(وركنها) هو (الإيجاب والقبول)......... (وتصح بإيجاب كوهبت ونحلت وأطعمتك هذا الطعام..... (وأعمرتك هذا الشيء وحملتك على هذه الدابة) ناويا بالحمل الهبة، كما مر.

رد المحتار (5/688-687):

قوله (هو الإيجاب) وفي خزانة الفتاوى: إذا دفع لابنه مالاً فتصرف فيه الابن يكون للأب، إلا إذا دلت دلالة التمليك، بيري.

قلت: فقد أفاد أن التلفظ بالإيجاب والقبول لا يشترط، بل تكفي القرائن الدالة على التمليك، كمن دفع لفقير شيئا وقبضه ولم يتلفظ واحد منهما بشيء، وكذا يقع في الهداية ونحوها فاحفظه، ومثله ما يدفعه لزوجته أو غيرها وقال: وهبت منك هذه العين فقبضها الموهوب له بحضرة الواهب ولم يقل قبلت صح؛ لأن القبض في باب الهبة جار مجرى الركن فصار كالقبول، ولوالجية. وفي شرح المجمع لابن ملك عن المحيط: لو كان أمره بالقبض حين وهب، لا يتقيد بالمجلس، ويجوز قبضه بعده.

قوله (والقبول) فيه خلاف: ففي القهستاني: وتصح الهبة بكوهبت، وفيه دلالة على أن القبول ليس بركن كما أشار إليه في الخلاصة وغيرها، وذكر الكرماني أن الإيجاب في الهبة عقد تام، وفي المبسوط: أن القبض كالقبول في البيع؛ ولذا لو وهب الدين من الغريم لم يفتقر إلى القبول كما في الكرماني، لكن في الكافي والتحفة: أنه ركن، وذكر في الكرماني أنها تفتقر إلى الإيجاب؛ لأن ملك الإنسان لا ينقل إلى الغير بدون تمليكه، وإلى القبول؛ لأنه إلزام الملك على الغير، وإنما يحنث إذا حلف أن لا يهب فوهب ولم يقبل؛ لأن الغرض عدم إظهار الجود، وقد وجد

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

الإظهار، ولعل الحق الأول؛ فإن في التأويلات التصريح بأنه غير لازم، ولذا قال أصحابنا: لو وضع ماله في طريق لكون ملكا للرافع جاز، اه، وسيأتي تمامه قريبا............الخ
أعطى لزوجته دنانير لتتخذ بها ثيابا وتلبسها عنده، فدفعتها معاملة، فهي لها، قنية.

شرح المجلة للعلامة الأتاسي (349/3):

ويظهر لي من مجموع هذه النقول أن الهبة كما تنعقد بالألفاظ الدالة على التمليك مجانًا لغةً أو عرفًا، تنعقد أيضًا بالفعل بطريق التعاطي، كما ستأتي في المادة الآتية، لكن مع قرينة لفظية أو حالية، ومنها العرف والعادة، تعين أن ذلك الفعل أريد به التمليك.......الخ

واللہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم
عبداللہ ولی غفراللہ لہ
دار الافتاء جامعۃ الرشید کراچی
6/ذوالقعدۃ/1443ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح
دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی
١٠/ذی القعدہ/١٤٤٣ھ

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE